ہمارے نبی ﷺ کا آخری خطبہ

بنت اشرف

8 مہینے پہلے

خطبہ حجۃ الوداع کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

ابتدائیہ (Preamble)

اِذَا كَانَ يَوْمُ الْحَجِّ اَتٰى رَسُوْلُ لِلّٰه صلی الله عليه وآله وسلم عَرَفَةَ. فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ، اَمَرَ بِالْقَصْوَآءِ فَرُحِلَتْ لَهٗ، فَاَتٰى بَطْنَ الْوَادِيْ، فَخَطَبَ النَّاسَ خُطْبَتُهُ الَّتِيْ بَيَّنَ فِيْهَا مَا بَيَّنَ.

”حج کے دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفہ تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں قیام فرمایا۔ جب سورج ڈھلنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اپنی اونٹنی) قصواالانے کا حکم فرمایا۔ اونٹنی تیار کرکے حاضر کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اس پر سوار ہوکر) بطنِ وادی میں تشریف فرما ہوئے اور آپ نے وہ خطبہ ارشاد فرمایا جس میں دین کے اہم امور بیان فرمائے۔“

فَحَمِدَ للّٰه، وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ قَائِلاً: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، صَدَقَ وَعْدَهٗ، وَ نَصَرَ عَبْدَهٗ، وَ هَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ.

”آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا کی حمد و ثنا کرتے ہوئے خطبے کی یوں ابتدا فرمائی: خدا کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے۔ وہ یکتا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں، خدا نے اپنا وعدہ پورا کیا، اس نے اپنے بندے (رسول) کی مدد فرمائی اور تنہا اس کی ذات نے باطل کی ساری مجتمع قوتوں کو زیر کیا۔“

اَيُّهَا النَّاسُ! اِسْمَعُوْا قَوْلِيْ، فَاِنِّيْ لَا اَرَانِيْ وَاِيَّاكُمْ اَنْ نَجْتَمِعَ فِيْ هٰذَا الْمَجْلِسِ اَبَدًا بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا.

”لوگو! میری بات سنو، میں نہیں سمجھتا کہ آئندہ کبھی ہم اس طرح کسی مجلس میں یکجا ہو سکیں گے (اور غالباً اس سال کے بعد میں حج نہ کر سکوں گا)۔“

1 مساواتِ انسانی کا تصور (Equality of humanity)

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّ للّٰه يَقُوْلُ: يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ عِنْدَ للّٰه اَتْقٰكُمْ. فَلَيْسَ لِعَرَبِيٍّ عَلٰى عَجَمِيٍّ فَضْلٌ، وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلٰى عَرَبِيٍّ، وَلَا لِاَسْوَدَ عَلٰى اَبْيَضَ، وَلَا لِاَبْيَضَ عَلٰى اَسْوَدَ فَضْلٌ اِلَّا بِالتَّقْوٰى.

لوگو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اے انسانو! ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہیں جماعتوں اور قبیلوں میں بانٹ دیا کہ تم الگ الگ پہچانے جا سکو، تم میں زیادہ عزت و کرامت والا خدا کی نظروں میں وہی ہے جو خدا سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔" چنانچہ اس آیت کی روشنی میں نہ کسی عرب کو عجمی پر کوئی فوقیت حاصل ہے نہ کسی عجمی کو کسی عرب پر، نہ کالا گورے سے افضل ہے نہ گورا کالے سے۔ ہاں! بزرگی اور فضیلت کا کوئی معیار ہے تو وہ تقویٰ ہے۔"

اَلنَّاسُ مِنْ اٰدَمَ وَ اٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ. اَلَا کُلُّ مِأْثَرَةٍ اَوْ دَمٍ اَوْ مَالٍ یُدَّعٰی بِهٖ فَهُوَ تَحْتَ قَدَمَیَّ هَاتَیْنِ اِلَّا سَدَانَةُ الْبَیْتِ وَ سَقَایَةُ الْحَاجِّ.

"انسان سارے ہی آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے بنائے گئے۔ اب فضیلت و برتری کے سارے دعوے، خون و مال کے سارے مطالبے اور سارے اِنتقام میرے پاؤں تلے روندے جا چکے ہیں۔ بس بیت اللہ کی تولّیت اور حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمات علیٰ حالہ باقی رہیں گی۔"

2۔ حقوق کی ادائیگی کا حکم (Observance of rights)

ثُمَّ قَالَ: یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ! لَا تَجِیْؤُا بِالدُّنْیَا تَحْمِلُوْنَهَا عَلٰی رِقَابِکُمْ، وَیَجِیْءُ النَّاسُ بِالْاٰخِرَةِ. فَلَا اُغْنِیْ عَنْکُمْ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا.

"پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش کے لوگو! ایسا نہ ہو کہ اللہ کے حضور تم اس طرح آؤ کے تمہاری گردنوں پر تو دنیا کا بوجھ لدا ہو اور دوسرے لوگ سامانِ آخرت لے کر پہنچیں اور اگر ایسا ہوا تو میں خدا کے سامنے تمہارے کچھ کام نہ آسکوں گا۔"

3۔ نسلی تفاخر کا خاتمہ (Eradication of ethnicism)

مَعْشَرَ قُرَیْشٍ! اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ عَنْکُمْ نَخْوَةَ الْجَاهِلِیَّةِ، وَتَعَظُّمَهَا بِالْاٰبَاءِ.

"قریش کے لوگو! خدا نے تمہاری جھوٹی نخوت کو ختم کر ڈالا اور باپ دادا کے کارناموں پر تمہارے فخر و مباہات کی کوئی گنجائش نہیں۔"

4۔ زندگی کا حق (Right of life)

اَیُّهَا النَّاسُ! اِنَّ دِمَائَکُمْ وَ اَمْوَالَکُمْ وَ اَعْرَاضَکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ، اِلٰی اَنْ تَلْقَوْا رَبَّکُمْ کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ هٰذَا، وَ کَحُرْمَةِ شَهْرِکُمْ هٰذَا، فِیْ بَلَدِکُمْ هٰذَا، وَاِنَّکُمْ سَتَلْقَوْنَ رَبَّکُمْ، فَیَسْئَلُکُمْ عَنْ اَعْمَالِکُمْ.

”لوگو! تمہارے خون و مال اور عزتیں ہمیشہ کے لیے ایک دوسرے پر قطعاً حرام کر دی گئی ہیں۔ ان چیزوں کی اہمیت ایسی ہی ہے جیسی اس دن کی اور اس ماہ مبارک (ذی الحجہ) کی خاص کر اس شہر میں ہے۔ تم سب خدا کے حضور جاؤ گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی باز پرس فرمائے گا۔“

.اَلاَ! فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ ضُلَّاً لَا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

”دیکھو کہیں میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ آپس میں ہی کشت و خون کرنے لگو۔“

5۔ مال کے تحفظ کا حق (Right of property)

.فَمَنْ کَانَتْ عِنْدَہٗ اَمَانَۃٌ فَلْیُؤَدِّھَا اِلٰی مَنِ ائْتَمَنَہٗ عَلَیْھَا

”اگر کسی کے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ اس بات کا پابند ہے کہ امانت رکھوانے والے کو امانت پہنچا دے۔“

6۔ افرادِ معاشرہ کا حق (Right of society members)

.اَیُّھَا النَّاسُ! کُلُّ مُّسْلِمٍ اَخُوا الْمُسْلِمِ، وَاِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ اِخْوَۃٌ

”لوگو! ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔“

7۔ خادموں کا حق (Right of workers & servants)

.اَرِقَّآئَکُمْ اَرِقَّآئَکُمْ، اَطْعِمُوْھُمْ مِمَّا تَاْکُلُوْنَ، وَاکْسُوْھُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ

”اپنے غلاموں کا خیال رکھو، ہاں غلاموں کا خیال رکھو، انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو، ایسا ہی پہناؤ جو خود پہنتے ہو۔“

8۔ لاقانونیت کا خاتمہ (No to lawlessness)

اَلاَ! کُلُّ شَیْئٍ مِنْ اَمْرِ الْجَاھِلِیَّۃِ تَحْتَ قَدَمَیَّ مَوْضُوْعٌ، وَدِمَاءَ الْجَاھِلِیَّۃِ مَوْضُوْعَۃٌ، وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَآئِنَا دَمُ ابْنِ الرَّبِیْعَۃِ بْنِ الْحَارِثِ، وَکَانَ مُسْتَرْضَعًا فِیْ بَنِیْ سَعْدٍ، فَقَتَلَہٗ ھُذَیْلٌ.

”دورِ جاہلیت کا سب کچھ میں نے اپنے پیروں تلے روند دیا۔ زمانہ جاہلیت کے خون کے سارے انتقام اب کالعدم ہیں۔ پہلا انتقام جسے میں کالعدم قرار دیتا ہوں، میرے اپنے خاندان کا ہے۔ ربیعہ بن حارث کے دودھ پیتے بیٹے کا خون جسے بنو ہذیل نے مار ڈالا تھا، اب میں معاف کرتا ہوں۔“

9 معاشی اِستحصال سے تحفظ کا حق ۔ (Economic rights)

وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ، وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ.

"اب دورِ جاہلیت کا سود کوئی حیثیت نہیں رکھتا، پہلا سود جسے میں چھوڑتا ہوں، عباس بن عبد المطلب کے خاندان کا سود ہے، اب یہ ختم ہو گیا۔"

10 وراثت کا حق ۔ (Right of inheritance)

أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ.

"لوگو! خدا نے ہر حق دار کو اس کا حق خود دے دیا، اب کوئی کسی وارث کے حق کے لئے وصیت نہ کرے۔"

11 نومولود کے تحفظِ نسب کا حق ۔ (Newborn's right of anscestral sanctity)

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ.

"بچہ اس کی طرف منسوب کیا جائے گا جس کے بستر پر وہ پیدا ہوا، جس پر حرام کاری ثابت ہو اس کی سزا پتھر ہے، اور ان کا حساب و کتاب خدا کے ہاں ہو گا۔"

12 معاشرتی شناخت کا حق ۔ (Right of social identity)

مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، أَوْ تَوَلَّى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ.

"جو کوئی اپنا نسب بدلے گا یا کوئی غلام اپنے آقا کے مقابلے میں کسی اور کو اپنا آقا ظاہر کرے گا تو اس پر خدا کی لعنت ہو گی۔"

13 قرض کی وصولی کا حق ۔ (Right to recieve the debts)

اَلدَّيْنُ مَقْضِيٌّ، وَالْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ، وَالْمِنْحَةُ مَرْدُودَةٌ، وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ.

"قرض قابلِ ادائیگی ہے، عاریت لی ہوئی چیز واپس کرنی چاہئے، تحفے کا بدلہ دینا چاہئے اور جو کوئی کسی کا ضامن بنے، وہ تاوان ادا کرے۔"

14 ملکیت کا حق ۔ (Right of ownership)

وَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ مِنْ اَخِيْهِ اِلَّا مَا اَعْطَاهُ عَنْ طِيْبِ نَفْسٍ مِنْهُ، فَلَا تَظْلِمُنَّ اَنْفُسَكُمْ.

”کسی کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے کچھ لے، سوائے اس کے جس پر اس کا بھائی راضی ہو اور خوشی خوشی دے۔ خود پر اور ایک دوسرے پر زیادتی نہ کرو۔“

15 خاوند اور بیوی کے باہمی حقوق۔ (Rights of husbands & wives)

اَلَا! لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ اَنْ تُعْطِيَ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا شَيْئًا اِلَّا بِاِذْنِهٖ. اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَآئِكُمْ حَقًّا، وَ لَهُنَّ عَلَيْكُمْ حَقًّا، لَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَلَّا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهٗ، وَ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَّا يَاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ، فَاِنْ فَعَلْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذِنَ لَكُمْ اَنْ تَهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَ اَنْ تَضْرِبُوْا ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ. فَاِنِ انْتَهَيْنَ فَلَهُنَّ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ.

”عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کا مال اس کی اجازت کے بغیر کسی کو دے۔ دیکھو! تمہارے اوپر تمہاری عورتوں کے کچھ حقوق ہیں۔ اسی طرح ان پر تمہارے حقوق واجب ہیں۔ عورتوں پر تمہارا یہ حق ہے کہ وہ اپنے پاس کسی ایسے شخص کو نہ بلائیں جسے تم پسند نہیں کرتے اور وہ کوئی خیانت نہ کریں، کوئی کام کھلی بے حیائی کا نہ کریں اور اگر وہ ایسا کریں تو خدا کی جانب سے اجازت ہے کہ تم انہیں معمولی جسمانی سزا دو اور وہ باز آجائیں تو انہیں اچھی طرح کھلاؤ پہناؤ۔“

16 خواتین کے حقوق۔ (Women's rights)

وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا، فَاِنَّهُنَّ عَوَانٍ لَكُمْ لَا يَمْلِكْنَ لِاَنْفُسِهِنَّ شَيْئًا، فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَآءِ، فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ، وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ.

”عورتوں سے بہتر سلوک کرو کیونکہ وہ تو تمہاری پابند ہیں اور خود اپنے لئے وہ کچھ نہیں کر سکتیں۔ چنانچہ ان کے بارے میں خدا کا لحاظ رکھو کہ تم نے انہیں خدا کے نام پر حاصل کیا اور اسی کے نام پر وہ تمہارے لئے حلال ہوئیں۔ لوگو! میری بات سمجھ لو، میں نے حق تبلیغ ادا کر دیا۔“

17 قانون کی اطاعت۔ (Obedience of law)

وَاِنِّيْ قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَّا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اَبَدًا، اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ: كِتَابَ اللّٰهِ، وَاِيَّاكُمْ وَ الْغُلُوَّ فِي الدِّيْنِ، فَاِنَّمَا اَهْلَكَ مَنْ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ فِي الدِّيْنِ.

”میں تمہارے درمیان ایک ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ تم کبھی گمراہ نہ ہو سکو گے اگر اس پر قائم رہے اور وہ خدا کی کتاب ہے، اور ہاں دیکھو، دینی معاملات میں غلو سے بچنا کہ تم سے پہلے کے لوگ انہی باتوں کے سبب ہلاک کر دیئے گئے۔“

18۔ قانون کی حکمرانی (Right of law observance)

وَاِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ مِنْ اَنْ يُّعْبَدَ فِيْ اَرْضِكُمْ هٰذِهٖ اَبَدًا، وَلٰكِنْ سَتَكُوْنُ لَهٗ طَاعَةٌ فِيْمَا تُحَقِّرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ، فَسَيَرْضٰى بِهٖ فَاحْذَرُوْهُ عَلٰى دِيْنِكُمْ.

"شیطان کو اب اس بات کی کوئی توقع نہیں رہ گئی ہے کہ اب اس کی اس شہر میں عبادت کی جائے گی لیکن اس بات کا امکان ہے کہ ایسے معاملات میں جنہیں تم کم اہمیت دیتے ہو اس کی بات مان لی جائے اور وہ اس پر راضی ہے۔ اس لئے تم اس سے اپنے دین و ایمان کی حفاظت کرنا۔"

19۔ اللہ کے حقوق (Divine rights)

اَلاَ! فَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ، وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ، وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ، وَاَدُّوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ طَيِّبَةً بِهَا اَنْفُسُكُمْ، وَتَحُجُّوْا بَيْتَ رَبِّكُمْ، وَ اَطِيْعُوْا وَلَاةَ اَمْرِكُمْ، تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ.

"لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو، پانچ وقت کی نماز ادا کرو، مہینے بھر کے روزے رکھو، اپنے مالوں کی زکوۃ خوش دلی کے ساتھ دیتے رہو، اپنے خدا کے گھر کا حج کرو اور اپنے اہل اَمر کی اطاعت کرو تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔"

20۔ اِنصاف کا حق (Right of justice)

اَلاَ! لَا يَجْنِيْ جَانٍ اِلَّا عَلٰى نَفْسِهٖ، اَلاَ! لَا يَجْنِيْ جَانٍ عَلٰى وَلَدِهٖ، وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰى وَالِدِهٖ.

"آگاہ ہو جاؤ! اب مجرم خود ہی اپنے جرم کا ذمہ دار ہو گا، آگاہ ہو جاؤ! اب نہ باپ کے بدلے بیٹا پکڑا جائے گا اور نہ بیٹے کا بدلہ باپ سے لیا جائے گا۔"

21۔ عوام الناس کا پیغامِ ہدایت سے آگہی کا حق (Right of awareness for future generations)

اَلاَ! فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ.

"سنو! جو لوگ یہاں موجود ہیں انہیں چاہئے کہ یہ احکام اور یہ باتیں ان لوگوں کو بتا دیں جو یہاں نہیں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی غیر موجود تم سے زیادہ سمجھنے اور محفوظ رکھنے والا ہو۔"

22۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق (Right of the Holy Prophet)

وَ اَنْتُمْ تُسْأَلُوْنَ عَنِّیْ، فَمَا ذَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ؟ قَالُوْا: نَشْهَدُ اِنَّکَ قَدْ اَدَّیْتَ الْاَمَانَةَ، وَ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ، وَ نَصَحْتَ.

”اور لوگو! تم سے میرے بارے میں (خدا کے ہاں) سوال کیا جائے گا۔ بتاؤ تم کیا جواب دو گے؟ لوگوں نے جواب دیا: ہم اس بات کی شہادت دیں گے کہ آپ نے امانتِ (دین) پہنچا دی اور آپ نے حقِ رسالت ادا فرما دیا اور ہماری خیر خواہی فرمائی۔“

فَقَالَ رَسُوْلُ ﷲِ صلی الله علیه وآله وسلم بِاَصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ یَرْفَعُهَا اِلَی السَّمَآءِ وَیَنْکُتُهَا اِلَی النَّاسِ: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ.

”یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگشتِ شہادت آسمان کی جانب اٹھائی اور لوگوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ دعا فرمائی: ”خدایا گواہ رہنا! خدایا گواہ رہنا! خدایا گواہ رہنا۔“

اُس تاریک دور میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کو تکریم آدمیت اور حقوق انسانی کا عملی درس دیا اور ایک دوسرے کے حقوق و فرائض سے آگاہ فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حقوق و فرائض کی فکری اساس اور عملی نفاذ پر مبنی تاریخ ساز، دائمی، جامع اور ہمہ گیر منشور انسانی حقوق ”خطبۂ حجۃ الوداع“ کی شکل میں عطا فرما کر فلاحی اسلامی معاشرہ کی بنیاد رکھی۔ جس کی بدولت دورِ ظلمت کی تاریکی اور غیر مہذب مغربی دنیا بالآخر تہذیب و تمدن کی دولت اور انسانی حقوق سے متعارف ہو کر دورِ جدید میں داخل ہوئی۔

انسانی ارتقاء کا یہ سفر جاری ہے۔ تاہم اس سفر کی سمت کی درستگی، حقوق انسانی کا حقیقی شعور اور نفاذ کی مخلصانہ و نتیجہ خیز کاوشیں اس وقت ہی ظہور پذیر ہو سکتی ہیں جب دورِ جدید کا انسان آج بھی سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی طرح اپنا رہنما قرار دے جس طرح دورِ ظلمت میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی نے اسے رہنمائی عطا کی۔